چند اخلاقی کہانیاں

(1)

اتفاق میں برکت ہے

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ کسی جنگل میں دو بیل رہتے تھے۔ ان میں بڑی دوستی تھی۔ وہ ہر آفت کا مل کر مقابلہ کرتے اور آپس میں اتفاق و محبت سے رہا کرتے تھے۔ ایک بار شیر نے ان پر حملہ کر دیا مگر دونوں نے مل کر اسے ایسا مارا کہ شیر کو دم دبا کر بھاگنا پڑا۔ اس کے بعد پھر کسی دشمن کو جرأت نہ ہوئی کہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔

اتفاق کی بات دیکھئے کہ اسی جنگل میں ایک لومڑی بھی رہا کرتی تھی۔ اسے بیلوں کی یہ دوستی اور محبت سخت ناگوار تھی۔ وہ ہمیشہ اس ٹوہ میں رہتی کہ موقعہ ملے تو دونوں میں پھوٹ ڈال دے۔ لومڑی کی مکاری ضرب المثل ہے۔ اس نے اندر ہی اندر کچھ ایسا چکر چلایا اور دونوں بیلوں کے کان ایک دوسرے کے خلاف کچھ ایسے بھرے کہ وہ ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے۔ ان کی دوستی کا رشتہ ٹوٹ گیا اور اب وہ دوست کی بجائے ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔ لومڑی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

بیلوں کی اس نا اتفاقی کا علم کسی طرح شیر کو بھی ہو گیا۔ چنانچہ اس نے اپنی شکست کا بدلہ لینے کی ٹھانی۔ ایک دن موقع پا کر اُدھر آ نکلا۔ اس نے آتے ہی ایک بیل پر حملہ کر دیا۔ دوسرا بیل اپنے ساتھی کو بچانے کے لئے بالکل آگے نہ بڑھا۔ شیر نے اس کے ٹکڑے کیے پھر دوسرے پر جھپٹا اور اسے بھی چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ اس طرح دونوں بیل اپنی نا اتفاقی کے باعث ہلاک ہو گئے۔

سچ ہے اتفاق اور اتحاد میں برکت ہے اور بے اتفاقی سے ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(2)

احسان کا بدلہ احسان

پرانے زمانے کی بات ہے کہ کسی ندی کے کنارے برگد کا ایک درخت تھا۔ جس پر ایک فاختہ نے گھونسلا بنا رکھا تھا۔ اس درخت کے نیچے ایک چیونٹی بھی رہتی تھی۔ ایک دن چیونٹی ندی کے کنارے کنارے جا رہی تھی کہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ ندی میں گر گئی اور پانی کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ بہنے لگی۔ قریب تھا کہ ڈوب جاتی کہ خوش قسمتی سے فاختہ درخت پر بیٹھی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ وہ اپنی ہمسائی کو مصیبت میں گرفتار دیکھ کر سخت بے چین ہوئی اسے اور تو کچھ نہ سوجھا جھٹ درخت کی ٹہنی سے ایک پتہ توڑا اڑ کر چیونٹی کے قریب پہنچی اور پتہ اس کے آگے لا کر رکھ دیا۔ چیونٹی پتے پر بیٹھ گئی۔ پتہ آہستہ آہستہ کنارے سے آ لگا اور اس طرح چیونٹی صحیح سلامت پانی سے باہر نکل آئی۔ وہ فاختہ کی دل سے شکر گزار تھی جس نے اسے ڈوبنے سے بچالیا تھا۔

اتفاق کی بات دیکھئے کہ اس سے اگلے ہی روز ایک شکاری بندوق ہاتھ میں لیے شکار کھیلتا ہوا ادھر آنکلا۔ اس نے فاختہ کو درخت پر بیٹھے دیکھا تو اس پر نشانہ باندھ لیا۔ اچانک چیونٹی کی نظر اس پر پڑ گئی اسے فاختہ کا احسان یاد آ گیا۔ فورا دوڑی گئی اور شکاری کے پاؤں پر اس زور سے کاٹا کہ وہ درد سے بلبلا اٹھا اور اس کا نشانہ خطا ہو گیا اس طرح فاختہ کی جان بچ گئی۔ یوں چیونٹی نے اپنی ہمسائی کی نیکی کا بدلہ دے دیا۔ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے کام آنے پر بہت خوش تھیں

سچ ہے جو کسی کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ اس کا اچھا بدلہ اسے مل جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے ”کر بھلا ہو بھلا“

(3)

لالچ بُری بلا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین دوست کہیں سفر پر جا رہے تھے۔ چلتے چلتے وہ ایک شہر کے قریب پہنچے۔ دن بھر کے سفر سے کافی تھک چکے تھے۔ ایک درخت کے نیچے ستانے

کے لئے بیٹھ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس ہی ایک پوٹلی سی پڑی ہے۔ اٹھا کر دیکھا تو روپوں کی تھیلی تھی۔ مارے خوشی کے اچھل پڑے کہ بغیر کسی محنت اور کوشش کے اتنی بڑی رقم ہاتھ لگ گئی۔

اسی اثنا میں انہیں کافی بھوک بھی محسوس ہونے لگی تھی۔ انہوں نے طے کیا کہ پہلے کھانے کا بندوبست کریں۔ بعد میں اس رقم کو آپس میں برابر تقسیم کرلیں گے۔ شہر قریب ہی تھا انہوں نے اپنے میں سے ایک ساتھی کو کچھ روپے دے کر شہر بھیجا کہ پر تکلف قسم کا کھانا لے آئے۔ جب وہ کھانا لانے کے لئے چلا گیا تو باقی دو دوستوں نے آپس میں یہ سوچا کہ اگر ہم نے اس رقم کو تین حصوں میں تقسیم کیا تو تھوڑی رقم ہی ہمارے ہاتھ لگے گی۔ کیوں نہ ہم تیسرے کا قصہ پاک کر دیں اور اس رقم کو دو برابر حصوں میں بانٹ لیں۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ جونہی تیسرا ساتھی شہر سے واپس آئے اسے مار ڈالیں۔ خدا کی قدرت کہ اُدھر بالکل اسی قسم کا خیال تیسرے دوست کے دل میں بھی پیدا ہوا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ تیسرے حصے کی رقم سے میرا کیا بنے گا۔ بہتر یہی ہے کہ باقی دونوں کو درمیان سے ہٹا دوں اور پوری کی پوری رقم پر قبضہ کرلوں۔ اس خیال کے پیش نظر اس نے کھانے میں زہر ملا دیا تا کہ وہ اسے کھا کر ہلاک ہو جائیں اور وہ اکیلا ہی اتنی بڑی رقم کا مالک بن جائے۔

دونوں ساتھی اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو دونوں ایک دم اس پر جھپٹ پڑے اور اسے گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا۔ پھر خود بڑے اطمینان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ کھانا کھا چکے تو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ زہر نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا۔ کوئی گھنٹہ بھر میں دونوں زمین پر ڈھیر تھے۔ یوں لالچ نے تینوں کی جان لے لی اور روپوں کی تھیلی وہی دھری کی دھری رہ گئی۔

"سچ ہے لالچ بری بلا ہے۔"